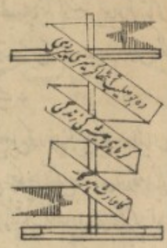








حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۲۰ جلد ۱۳ | لودیانہ ۱۴ مئی سنہ ۱۸۸۵ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

جنگ روس ملتوی ہو کر انگریزوں اور روسیوں کے درمیان صلح ہو گئی ہے = **صلح** کا یہانتک یقین ہوتا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے فیصلہ کر دیا کہ جو سامان رسد درہ بولان کو روانہ کیا گیا ہے وہ فروخت کر دیا جاوے = **لنڈن** سے خبر آئی ہے کہ یہہ بھی فیصلہ ہوا ہے کہ روسیوں کا ایک وکیل کلکتہ میں رہا کرے = **شملہ** سے خبر آئی ہے کہ ایک انگریزی سفارت لداخ کی طرف بہت جلد روانہ ہونیوالی ہے = **وزیر اعظم** انگلستان نے ہمارے لاٹ صاحب کی اس تمام کارروائی کو جو افغانستان کے بارے میں ہوئی ہے پسند کیا ہے = **لنڈن** سے خبر آئی ہے کہ جو فوج لنڈن سے ۱۴ مئی کو ہندوستان کی طرف روانہ ہونیوالی تھی وہ صلح کے باعث بند کیگئی ہے = **باربرداری** کی جو خریداری ہو رہی ہے وہ یک لخت موقوف کیگئی ہے اور حکم ہے کہ کوئی چیز خریدی نہ جاوے = **عام** رائے کا یہہ نتیجہ ہے کہ روس کے ساتھ جو صلح کر لی گئی ہے یہہ اچھا نہیں ہوا ہے کیونکہ روسی بڑے مکار اور حیلہ ساز ہیں = **سلطان** روم نے بھی مہدی کے برخلاف اشتہار جاری کر دئے ہیں = **مہدی** کے سردار اب آپسمیں جنگ و جدل کر رہے ہیں = **امیر** کابل کی درخواست ہے کہ مجکو دو لاکھ روپیہ ماہواری سرکار انگریزی سے ملا کرے = **انگریزوں** کی طرف سے امیر کابل کو اتبک تیس ہزار بندوق اور تین کروڑ کارتوس اور ۳۸ توپیں مل چکی ہیں = **روسیوں** نے عہد کر لیا ہے کہ ہم ہرگز ہرات پر حملہ نہ کرینگے = **قرار** پایا ہے کہ سلطان روم کا حق مصر پر سلطانی طور سے درست ہے = **تجویز** پختہ ہے کہ ہند میں گورہ فوج کو زیادہ کیا جاوے = **امیر** کابل کے پاس اسوقت ۴۴ ہزار جرار فوج موجود ہے = **انگریزی** فوجیں سوڈان میں بوجہ بیماری فی ماہ ایکسو ضایع ہوتی ہیں = **مہدی** کاذب کے ۲ ہزار مویشی ہندی فوج نے چھین لئے ہیں = **انگلستان** نے اپنی بحری طاقت کو ٹھیک ٹھاک اور مکمل کر لیا ہے = **حضور** ڈیوک آف کناٹ صاحب نے لنڈن جانے کا ارادہ پھر ملتوی کر دیا ہے = **بوجہ** جنگ کارروائی ملکی تمام بند ہو رہی ہے = **روس** کی طرف سے پچاس ہزار فوج ترکستان میں پہونچی ہے = **امیر** کابل کی تشریف آوری دربار راولپنڈی میں سرکار کا ۴۰ لاکھ ۲۲ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے = **روسیوں** نے اپنی رعایا کوہ قاف سے ہتھیار لینے شروع کر دئے ہیں اور اسیواسطے وہاں بغاوت ہو رہی ہے = **امیر** نے کابل میں پہونچکر بیان کیا کہ ہندوستان میں ایک ایسی نعمت ہے جو افغانستان میں نہیں ہے حاضرین نے عرض کیا کہ کیا۔ جواب دیا کہ اخبارات = **مفسدان** سوڈان کی طبیعت میں کچھہ ایسی جہالت ہے کہ برابر کٹتے مرتے چلے جاتے ہیں مگر ہٹ سے باز نہیں آتے ہیں = **لنڈن** سے جو خبر آئی تھی کہ ہندوستان کے لاٹ صاحب نے استعفا دیدیا ہے اب اسکی تردید بھی مشتہر ہو گئی ہے = **اخبارات** کے ایک مضامین کے متعلق کاپی رایٹ کا قانون اس سال شملہ میں کونسل کے روبرو پیش ہوگا =

نور افشاں

امیر افغانستان اور بائبل

جب امیر عبدالرحمان راولپنڈی سے واپس جانیکو تھا تو ایک پادری صاحب نے اُسکو انجیل بائبل کی ایک خوبصورت جلد جو نہایت صفائی اور خوشنمائی کے ساتھ مجلد کی ہوئی تھی بطور تحفہ نذر دی۔ امیر نے اُس مقدس کتاب کی نہایت ادب کے ساتھ تعظیم و تکریم کی اور شکریہ بجالا کر کہا کہ میں اس تحفہ کو اور سب تحفوں پر جو مجھے ملے ہیں فوقیت دیتا ہوں اور اسکی بڑی قدر کرتا ہوں انشاءاللہ اسکو بڑی احتیاط سے رکھونگا اور شوق سے پڑھونگا وہ سب آیات جو مضمون قرآنی کے مطابق ہیں منتخب کرونگا اور نیز اُن آیات کا انتخاب کرونگا جو خاص طور پر فایدہ بخش ہیں اور یہہ بھی کہا کہ اپنی آئیندہ زندگی کو اُسکی تعلیم کے مطابق کرنا میری اعلےٰ کوشش ہوگی +

پنجدہ

معاملہ پنجدہ کی مختلف اور ٹوٹی پھوٹی روایات نے لوگوں میں ایک طرح کی تشویش پیدا کر دی تھی اب انگریزی اخباروں میں یہہ خبر کسیقدر تفصیل کے ساتھ درج ہوئی ہے چنانچہ ٹائمس آف انڈیا لکھتا ہے کہ افغانوں نے اپنے لشکر کا ایک بڑا حصہ تعدادی دو ہزار آدمی کشک رود کے پار بڑھایا چونکہ دریا چڑھ گیا تھا اسیواسطے وہاں ہی مورچے لگا دئے روسیونکا بھی دو ہزار آدمی تحت جنرل کمروف مقابل پڑا اترا ہوا تھا افغانوں کے پاس سوا پرانے فیشن کے ہتھیاروں کے بریچ لوڈر ایک بھی نہ تھی لڑائی شروع کرنے کے پہلے روسیوں نے کہلا بھیجا کہ افغان پیچھے ہٹ جائیں لیکن اُنہوں نے پس پا ہونیسے انکار کیا اسواسطے دوسری صبح ۳۰ مارچ کو روسیوں نے حملہ کر دیا افغانوں نے بڑی مضبوطی سے حملہ کو روکا آخر انکی دو کمپنیاں بالکل کٹ گئیں ۵۰۰ آدمی ضایع ہوئے نائب سالار کی ران گولی سے چھد گئی اور جرنیل غوث الدین کا گھوڑا مارا گیا۔ سر پیٹر لمسڈین نے اپنے افسروں کو حکم دیا کہ وہ اس معاملہ میں بالکل ثالث رہیں بلکہ وہ لوگ اور پیچھے کو سرک آئے۔ افغان شکست کے بعد نہایت بے انتظامی کی حالت میں تتر بتر ہو کر ماروچک میں پہنچ گئے اس قتل سے تمام ترکستان میں تہلکہ مچ گیا لڑائی کے پہلے علیخنوف روسی جرنیل نے کچھ لالچ دیکر غوث الدین کے ساتھ ملاپ کرنا چاہا تھا کہ اس ہتھکنڈے سے اسکو پیچھے ہٹا دے لیکن افغانی جرنیل نے بڑے غصہ سے اُسکی ترغیب کو رد کر دیا اور کشمکش شروع ہو گئی علیخنوف نے برٹش ممبرونکے سر و نکے واسطے بھی انعام دینا چاہا تھا +

روس اور انگلینڈ

ہندوستان کے عام لوگ یہی چاہتے ہیں کہ خدا کرے انگلستان اور روس کا جھگڑا اٹھنے نہ پاوے کیونکہ انگریزی قانونی سلطنت کے آرام اور روسی خود مختار حکومت کی بے آرامیوں سے کوئی ناواقف نہیں ہے پنجاب میں ابھی بہت لوگ ایسے موجود ہیں کہ خود مختار سکھوں کی تشدد اور دست برد کو ذرا بھی نہیں بھولے پھر بھی بہت لوگوں کا خیال ہے کہ لڑائی خواہ اب ہو خواہ تب ہویگی ضرور بعض نے یہانتک کہہ دیا کہ روسیونکیطرف سے جرنیل کامروف اور کوراپاٹکن وسط ایشیا کی افواج کے کمانیر مقرر ہوئے ہیں اور لڑائی بہت جلد شروع ہونیوالی ہے۔ ایک انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ روسیونکا بڑا افتخار اسبات پر ہے کہ انکی ریل قزل اروط سے گاگ ہٹ تک بن رہی ہے اور سرخس تک پہونچانے میں بہت جلدی کیجاتی ہے جبمیں ہزار روسی سرحد افغانی پر جمع ہیں اور بیس ہزار سمرقند میں ہیں کہ قافلہ میں پچاس ہزار سے کم آدمی نہیں ہیں تو گویا ایک لاکھ کے قریب ہرات پر دھاوا کرنیوالے ہیں +

اور ادھر روسیونکی گپ بیان کیجاتی ہے کہ ہم ہندوستان نہیں بلکہ استنبول مانگتے ہیں اور اگر انگریزوں سے مقابلہ شروع ہوگیا تو ہندوستان میں سازش کر کے غدر مچانیکی کوشش کیجاویگی تاکہ انگریزی سب ذخیرہ ہندوستان میں آجاوے اور روس بیفکر استنبول کا مالک بن بیٹھے +

اسمیں شک نہیں کہ روسیونکی پچھلی کارروائیاں جو اتنک وسط ایشیا میں ہو چکی ہیں اُنکی عذاری اور فریبونکی پوری شہادتیں ہیں وعدہ کچھ کرتے ہیں اور کام کچھ کرتے ہیں چنانچہ اب دیکھو ہندوستان کی سرحد کے عین نزدیک آیا چاہتے ہیں یہہ حرکات اُنکی صاف جتلاتی ہیں کہ اُنکا مطلب بہرحال جنگ کرنا ہے خواہ وہ ابھی ہو خواہ دیر کے بعد ہو۔ یہہ خیالات بیشک تشویش پیدا کرنیوالے ہیں لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہہ خبر کہ ہمارا سرحدی کمیشن کا ایک اعلےٰ ممبر لنڈن میں ہے جو بجائے اس بحث میں شریک ہوا چاہتا ہے جو روسیوں نے اپنے قبضہ پنجدہ کی بابت اُٹھا رکھی ہے ایک عمدہ علامت اس اُمید کی ہے کہ اس جھگڑے کی نوبت لڑائی کی عزت یا بے عزتی تک نہیں پہنچیگی اسپر یہہ خبر اور امداد دیتی ہے کہ امیر عبدالرحمان خود اپنے ملک کا کچھ متنازعہ حصہ چھوڑ دینے پر تیار ہے بشرطیکہ روسی پختہ وعدہ کر لیں کہ پھر کبھی سرحد سے نہ بڑھینگے +

۴ مئی کی تار خبر ہے کہ مسٹر گلیڈسٹون نے ہوس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ انگریزی اور روسی دونوں سلطنتیں اپنے اپنے بہادروں کی ذلت آزمائیش مطلق پسند نہیں کرتیں اور اپنی اپنی عزت کے لحاظ سے یہہ معاملہ ایک ثالث کی راے پر جو فریقین کا دوست ہو چھوڑنا چاہتی ہیں اس اثناء میں ضلع پنجدہ نہ روسیونکا سمجھا جائیگا اور نہ افغانونکا۔ روسی گورنمنٹ نے اپنا ارادہ ظاہر کر دیا ہے کہ اگر فیصلہ ہمارے برخلاف ہوا تو ہم اپنی فوج واپس کر لینگے ..

خدا کرے یہہ بلا کا طوفان جسنے ہند اور انگلینڈ کو آج کل

۶ مئی کی خبر ہے کہ روس نے شاہ ڈنمارک کو اس مقدمہ میں ثالث بننے کی دعوت کی ہے اور شاہ ڈنمارک نے منظور کر لیا ہے مگر انگلستان بھی اپنی طرف سے اسکو بلا دے +

مراسلہ

خداوند مسیح کا فضل ہو
آبحیات مفت پیو

شکر ہے اُس خداوند کریم کا جسنے ہمہ موجودات کو اپنی قدرت کاملہ سے آراستہ و پیراستہ کیا اور انسان کو اشرف المخلوق بناکر عقل بخشی تاکہ نیک و بد میں تمیز کر سکے اور ہمیشہ اپنے خالق کی یادگاری میں مصروف رہے اور اُسکی حمد وثنا میں دل اور روح سے گیت گاوے مگر انسان نے اس عقل کو جو اُسکے خالق کی طرف سے عنایت ہوئی تھی کھو دیا اور جہالت کے گرداب میں پڑکر اپنے آقا کو بھول گیا اور بجائے اُسکے شیطان کی تابعداری کو قبول کیا جس آجتک سرگردان اور پریشان یہہ غریب انسان مارا مارا پھر رہا ہے۔ اور کوئی راستہ نہیں پاتا جہاں سے نکل کر اپنی جان کو بچا وے اِسی لئے اپنے خالق کی نزدیکی سے دور ہوگیا ہے اور اُس پر موت کا فتوہ لگایا گیا ہے۔ جسکا نام ہمیشہ کی موت ہے اور وہ ہمیشہ کی موت جہنم کی سزا ہے جس سے گنہگار کو رہائی کی اُمید نہیں اور وہ جہنم کی سزا ایسی سخت ہے جسکے سننے سے کان سنسناتے ہیں اور ہر ایک بشر کا کلیجہ منہہ کو آتا ہے۔ جب خدا قیامت کو اپنے تخت عدالت پر بیٹھیگا تو اُسوقت گنہگاروں کا کوئی حامی اور شفیع نہ ہوگا مگر ای بھائیو خدا کسی گنہگار کی موت میں راضی نہیں ہے۔ اُسنے تو ہمپر اپنا ایسا فضل ظاہر کیا جسکے ہم لایق نہ تھے اُسنے ہماری نجات کے لئے ایک چشمہ آبحیات کا جو مسیح کے خون کا جاری ہے بہایا۔ جسکے پینے سے مُردونکو از سر نو زندگی حاصل ہوتی ہے اور وہ چشمہ ہر ایک مُردہ کے سامھنے پیش کیا جاتا۔ جو کوئی اسمیں سے ایک گھونٹ پیتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے۔ اور یہہ چشمہ ہر خاص وعام کے لئے ہے نہ کہ یورپ اور امریکہ کے لوگوں کے لئے نہ صرف دولتمندوں کے لئے بلکہ بھوکھے اور پیاسونکے لئے بھی کسی سے کوڑی پیسا طلب نہیں کیا جاتا بلکہ مفت ملتا ہے۔ جو کوئی چاہے آوے اور پیئے لیکن ای بھائیو یہہ چشمہ بغیر مسیح پر ایمان لانے سے ملتا نہیں ہے کیونکہ ہم اپنی زورآوری سے اس چشمہ کو پا نہیں سکتے جبتک کہ ہمارا راہبر خداوند مسیح نہو اس سے ای بھائیو ظاہر ہوتا ہے کہ اس چشمہ کی تلاش کے لئے دو امر ضرور ہیں پہلا امر یہہ ہے کہ خداوند مسیح پر ایمان لاؤ دوسرا یہہ ہے کہ بپتسما لو خداوند مسیح پر ایمان لانیکا مطلب یہہ ہے کہ تم اپنے جھوٹے مذہب کو چھوڑکر اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرکے خداوند مسیح کے پاک خون پر بھروسہ رکھو جس سے سب گنہگاروں کو نئی زندگی حاصل ہوتی ہے پھر بپتسما لینے سے یہہ مراد ہے کہ جب کوئی سچے دل سے خداوند مسیح کو پیار کرتا ہے اور اُسکا مرید ہوتا ہے تو اُسکو چاہئے کہ اپنے دلی ایمان کو اور لوگوں پر ظاہر کرے شاید کوئی کہے کہ دوسرا جانے نہ جانے ہم اپنے دل ہی میں خداوند مسیح پر ایمان رکھتے ہیں کچھ ضرورت نہیں کہ ظاہر کریں تو ای بھائیو ایسا ایمان سچا ایمان نہیں ٹھہر سکتا خداوند نے اپنے دین کا یہہ ایک نشان ٹھہرایا ہے کہ جس سے اُس پر ایمان لانے والے شاگردی کی مہر پاتے ہیں یہہ افسونگری نہیں جو تمہارے کان میں پھونکی جاوے پر وہ بپتسما یعنے اصطباغ کی رسم ہے جو مسیح کی شاگردی اختیار کرتا ہے وہ عام خاص کے سامھنے اقرار کرتا ہے کہ میں اپنے جھوٹے مذہب کو چھوڑکر خداوند مسیح کا پیرو ہوتا ہوں تب وہ نو مرید خدا یعنے باپ بیٹا روح القدس کے نام اصطباغ پاتا ہے پھر خداوند کے سچے شاگردوں کے دلوں میں روح القدس بود و باش کرتی ہے اور اُسکی تعلیم سے خدا کی شناخت اور محبت میں مسیح کا شاگرد روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے اور گناہ سے باز رہکر ہر طرح کے نیک کام کرتا ہے۔ پس ای بھائیو تم ان باتونکو پڑھکر شاید کہوگے کہ ہم مذہب چھوڑکے مسیح کی پاک کلیسیا میں شامل ہوویں تو اپنی ذات پات اور بھائی بند اور عزیز واقربا کو چھوڑنا پڑیگا پس ای بھائیو یہہ بات سچ ہے کیونکہ تم اپنے رشتہ دارونکی جماعت سے ضرور نکالے جاؤگے اور تمسے سب پرہیز کرینگے لیکن ای ہمارے عزیز بھائیو اگر تم آبحیات پیکر ہمیشہ کی زندگی چاہتے ہو اور اپنی روح کو گناہ سے پاک کرنا چاہتے ہو تو کچھ ہی تمہارے بھائی بند کہیں اُنکی فکر مطلق نہ کرو بلکہ یہہ خیال کرو کہ بھائی بند جو کچھ کہیں سو کہیں مگر ہم اپنے تئیں موت کے ڈنک سے بچاوینگے تم ای بھائیو خوب جانتے ہو کہ تم کیسا ہی جھوٹھ بولو یا گالی دو یا چوری یا رنڈی بازی یا اور کسی طرح کے برے کام کرو تو کوئی تمکو برادری سے نکال نہ دیگا کیونکہ سب طرح کے بدمعاش لوگ تمہاری ذات پات میں رہ سکتے ہیں لیکن تم جو اپنی حیات ابدی کے لئے جھوٹھ اور برائی چھوڑنا چاہو تو لوگ تمکو برادری سے نکال دینگے اس بات کو غور کرکے یہہ کہتے ہیں کہ جو کوئی خداوند عیسی مسیح کے دین میں آنیکے سبب ذات برادری سے الگ کیا جاوے سو وہ مبارک ہے کیونکہ خدا کے مقدس لوگوں میں گنا جاویگا اور ایسی ذات برادری پر افسوس ہے۔ اب پھر بھی غور کرو کہ کسکی بات قابل قبولیت ہے۔ خدا کی یا ذات برادری کی تو ہی گواہی دیتا ہے کہ خدا کی بات کو مان لینا چاہئے اب ہم سے کہو کہ عاقبت میں خدا یا ذات برادری تمہارے کام میں آوینگے کیا تمہارے بھائی بند مرتے مرتے تمہارے ساتھ جاوینگے اور انصاف کے وقت میں تمہاری عوض جواب دینگے کبھی نہیں پھر جو تم مسیح کے شاگرد ہو جاؤ اور لوگ تمکو ذات برادری سے نکالدیں اور تم پر لعن طعن کریں تو تم جانو کہ یہہ چند روزہ تکلیف ہے اور مرنیکے بعد خدا تمکو بہشت میں جگہہ دیگا جسکا نام حیات ابدی ہے اور وہاں ہمیشہ خوشحال رہوگے اگر تم بھائی بند کے خوف سے اپنے ایمان کو چھپاؤگے تو خدا تم سے روز عدالت میں فرمادیگا کہ کیوں تمنے میری بات کو نہ مانا اور اپنے بھائی بند کی باتونکو جو میرے حکم کے برخلاف تھیں مانا اِسلئے تمکو بہشت کے لایق نہ جانکے

جہنم میں ڈالیگا جسکا نام ہمیشہ کی موت ہے اور وہاں ہمیشہ دکھ اور تکلیف میں رہوگے اب اے ہمارے پیارے بھائیو ہم تمہاری منت کرتے ہیں کہ جلدی آؤ اور آبِ حیات پیو اور خداوند مسیح کو سچے دل سے قبول کرو جیساکہ خداوند مسیح نے یوحنا ۶ باب ۳۵ آیت میں فرمایا ہے کہ زندگی کی روٹی میں ہوں جو مجھ پاس آتا ہے ہرگز بھوکھا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی پیاسا نہ ہوگا اب اے بھائیو اس بات پر غور کرکے خواب غفلت سے جاگو ابھی خدا کی رحمت کا دروازہ کھلا ہے اگر اب تم اُسکی رحمت کو ٹالدوگے تو آخر کو تمہارے اوپر غضب نازل ہوگا پس اے پیارو تم اپنی جان بچانے کے لئے جلدی کرو اور خداوند مسیح کے شاگرد ہوجاؤ تاکہ اُسکے پاک خون کے ذریعہ سے تمہیں ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو۔ فقط

الراقم

غلام جیلانی عیسائی طالب العلم مدرسہ علم الٰہی سہارنپور مورخہ ۶ مئی [illegible]ء

بقیہ حراول مشنریوں

یتیم خانے

قحط سالی کی ایک وحشت تھی جو مشن کے لئے ایک بڑی اُستواری ثابت ہوئی۔ قبل ازیں ایک چھوٹا سا یتیم خانہ بیاور میں موجود تھا جس سے فایدہ کثیر اور عمدہ پھل ظہور میں آئے تھے لیکن یتیموں کا شمار جو ہمارے ہاتھ میں کال کے سبب چھوڑے گئے اُنکے وسایل اخراجات سے بہت زیادہ تھا۔ ایک روز صبح کے وقت کرنیل کیٹنگ صاحب کمشنر ضلع مجھے ملے اور فرمایا کہ گورنمنٹ کے چارج میں آٹھ سو یتیم ہیں کیا تم ان میں سے کچھ لے سکتے ہو؟ میں نے جو یونائٹڈ پریسبٹیرین کلیسیا سے واقف تھا جواب دیا کہ ہم اُن سبھوں کو لے لینگے پس میں نے ایک ٹیلگراف ولایت کو مشن بورڈ کے پاس اس بارہ میں بھیجا اور مستعد جواب واپس پایا کہ تمہیں اُن سب یتیموں کو لے لینے کی اجازت ہے۔ پچاس ہزار روپیہ کا چندہ کال کے یتیموں کے لئے بہم فراہم کیا گیا۔ یتیم خانوں کی تعمیر کے لئے کلیسیا کے لڑکوں نے سترہ ہزار روپیہ دئے اور ولایت کے مسیحیوں نے فوراً سب یتیموں کو مُتَبَنّٰی کرلیا۔ لیکن کال کا اثر اُنمیں سے اکثروں پر رہا اور پہلے ہی برس میں پانچسو کے قریب جیتے بچے اور وے مختلف اسٹیشنوں میں تقسیم کردیئے گئے جہاں پر اب وے بڑے ہوکر ان جماعتوں کی مضبوطی متصور ہیں۔ جو اب تک باقی ہیں بیاور میں فراہم کئے گئے ہیں +

[illegible]ء کے آخر میں بوجہ عدم تندرستی کے میں مشن کو چھوڑنے پر مجبور ہوا تب سے اُسکی ترقی کے نشان کے تین درجہ ہیں یعنے دیسی ریاستوں میں مشن کا داخل ہونا۔ زنانہ مشن کی تقرری۔ دیسی خدمت گذاری کا آرڈینیشن +

دیسی ریاستوں میں مشن کا دخل

[illegible]ء میں شروع ہوا جبکہ ڈاکٹر والنٹن صاحب جیپور سے گذرتے تھے مہاراجہ صاحب کی توجہ اُنکی طبّی حکمت کی طرف مایل ہوئی اور اپنے درباری ڈاکٹر کی خدمت قبول کرنے کے لئے اُنہیں فرمایا اُنہوں نے اس خدمت کو اس شرط پر منظور کیا کہ انجیل کی منادی کرنے کی اُنہیں اجازت دی جائے۔ آخر تجربہ سے ظاہر ہوا کہ دیسی ریاستوں میں رئیسوں کا نوکر ہوکر داخل ہونے سے مشن کا ملازم ہوکر جانا زیادہ مضبوط بنیاد اور بہتر ہے لیکن جس وقت ڈاکٹر والنٹن صاحب جیپور میں گئے اسوقت تک تجربہ نہیں ہوا تھا اُنہوں نے اس کام کو مسیحی بھائیوں اور مشن بورڈ کی کامل منظوری کے ساتھ کیا اور راجپوتانہ کی ایک دیسی ریاست میں پہلا مشن قایم کیا۔ بوشر صاحب نے بھی دیولی میں جو انگریزی عمل میں ہے اور سرحدی و با موقع ہونیکے سبب دیسی ریاستوں کو موثر کرنے کے لئے اچھی جگہ ہے [illegible]ء میں مشن کا کام شروع کیا۔ اودیپور میں جو ہندوستان کے نہایت قدیم خاندان کا دارالسلطنت ہے ڈاکٹر شیپرڈ صاحب نے [illegible]ء میں اور ہسین صاحب نے [illegible]ء میں الور میں دخل کیا۔ اب جودھپور میں جو کہ تعداد میں جیپور اور اودیپور کے برابر ہے ڈاکٹر سمرویل صاحب داخل ہونے والے ہیں +

زنانہ کام

مشن میں اول سے ہی شروع ہوا۔ [illegible]ء میں گویا ایک سکول اجمیر میں مقرر کیا گیا اور وہ ایک زنانخانوں میں رئیسوں کی بی بیوں کی آمدورفت پیدا ہوئی۔ مسس ڈرینن اپنے شوہر کے مرنیکے بعد مشن میں کام کرتی رہیں اور جب سے اب تک اجمیر کی مستورات کے درمیان محنت کرتی ہیں لیکن صرف [illegible]ء سے کلیسیا اور خاصکر مستورات کلیسیا کی توجہ اس کام میں صفائی سے معروف ہوئی اور مستورات راجپوتانہ تک رسائی ہونیکے لئے سنجیدہ کوششیں عمل میں آئیں۔ فی الحال [illegible] مشن میں سات زنانہ مشنری موجود ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ اُنکے کام کی تاثیر ترقی مشن کی نسبت جلد معلوم ہوگی +

دیسی دینی خدمت

مشن کا پچھلا نتیجہ ہے جو دلالت کرتا ہے کہ ان برسوں میں دیسی کلیسیا ترقی پذیر رہی ہے پہلا نومرید جو مشن قایم ہونیکے بعد شامل ہوا ایک برہمن پنڈت مستی ہنس تھا جسنے [illegible]ء میں بیاور میں بپتسما پایا۔ تب سے کوئی برس خالی نہیں گذرا جسمیں ایک یا زیادہ بپتسما نہوئے ہوں اگرچہ زیادہ نمبر کم ہوا [illegible]ء میں مسیحی جماعت کا شمار ایک سو باون تھا جنمیں ستاون ممبر شریک عشائے ربانی تھے اور [illegible]ء میں چھ سو چھیاسٹھ جنمیں تین سو بیاسی چرچ ممبر تھے [illegible]ء میں آٹھ سو تینتیس جنمیں چار سو بارہ چرچ ممبر ہیں انمیں سے پانچ شخصوں نے دیسی دینی خدمت گذاری کے لئے آرڈی نیشن پایا ہے جن کا پورا بیان چند روز گذرے

مشن اگرہ میں مشتہر ہو چکا ہے اور اس سے ہم پیشین گوئی کر سکتے ہیں کہ وے کلیسیا کے بنانے اور ترقی دینے میں بڑی مدد کرینگے ۔

راجپوتانہ مشن کی تواریخ میں یہہ چند خاص باتیں ہیں جو گذشتہ پچیس سال کی ہیں کل چوبیس مشنری علاوہ دو کیٹی کسٹوں کے ولایت سے بھیجے گئے بجز اُن کے جنکے نام مذکور ہوئے ہر دو ماڈرین صاحبان سات مشنریوں کی بی بیاں اور ایک کیٹی کسٹ نے مشن کے کھیت میں وفات پائی - چار مشنری ولایت کو چلے گئے اور ڈاکٹر ویلنٹین صاحب اب آگرہ میں ایک خود مختار میڈیکل مشن رکھتے ہیں - نو اسٹیشنوں میں پندرہ مشنری ایک کیٹی کسٹ اور سات زنانہ مشنری علاوہ نیٹو پاسٹروں کیٹی کسٹوں اور معلموں کے موجود ہیں - مشن کے متعلق چار ڈسپنسریاں ہیں جنمیں سال گذشتہ میں قریب ایک لاکھ بیس ہزار مریضوں کا علاج ہوا اور آٹھ اسکول ہیں جنمیں چار ہزار طلبا سے زیادہ حاضر ہوتے ہیں اگرچہ اس عرصہ میں بڑی تبدیلیاں واقع ہوئیں لیکن ہراول مشنری ڈاکٹر شولبرڈ صاحب بدستور طاقت سے ابھی تک کام کرتے ہیں اور مشن کے کام کے دلچسپ بیانات سے ولایت کے لوگوں کو فایدہ بخشتے ہیں اور اب اپنے مشن میں ایک سو چالیس ممبر شریک کلیسیا رکھتے ہیں ۔

اس مشن پر کلیسیا کا بڑا خزانہ اور بعض بیش قیمت جانیں صرف ہو چکی ہیں اور اسکے نتایج بمشکل ہم اندازہ معلوم ہوتے ہیں - لیکن یہہ یاد رکھنا ضرور ہے کہ ہم راجپوتانہ میں ہندو مذہب کا جو نہایت پرانے اور کمال سخت طریقہ میں ہے مقابلہ کرتے ہیں - تاریخ اور ملکی دوڑ نے بجنسہ مذہب کو بجائے جنبش دینے کے زیادہ منجمد کر دیا ہے اور ہندوستان میں بہ نسبت اور جگہوں کے یہاں پر یورپین تہذیب کی سائنس نے دیسی خیال کو کم حرکت دی ہے تاہم اسکے نتیجے ہویدا ترقی پذیر اور ہمت بخش ہیں جسقدر زیادہ کلیسیا نے کیا ہے اُسیقدر زیادہ کرنا باقی ہے - بہت سے فضول دعووں کے بغیر میں ابھی حقیقت ظاہر کو بتلاتا ہوں کہ اٹھارہ ریاستوں میں سے سوا اجمیری ضلع کے ابھی تک صرف پانچ میں مشن کا دخل ہوا ہے یقیناً یہاں کے لئے کلیسیا کی زیادہ تر کوشش اور ہمارے نوجوانوں کی زیادہ خود نیداری مطلوب ہے - پچیس برس گذر گئے ہیں اگرچہ ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہم نے کچھ زیادہ نہیں کیا تو بھی جو کچھ کیا ہے اُسکے لئے ہم خدا کا شکر کرتے ہیں - ہماری ہندوستانی مشن نے کئی مرتبہ ولایتی کلیسیا کے دل کو نہایت درجہ تک ابھارا ہے اور اُن لوگوں سے جو اُسکے درمیان نہایت شریف ہیں خود اختیاری قربانیوں کو طلب کیا ہے وہ پشت کہ جسنے اُنہیں گذرانا جلد گذرتی جاتی ہے لیکن خداوند کی خدمت کے لئے ایک نئی پشت کھڑی ہوتی جاتی ہے - کیا وے اپنے باپ دادوں سے پیچھے رہنے پر قناعت کرینگے ؟ مشن کے کھیت میں تا حال تازہ مضبوط ارادہ اور مستقیم کوشش کی کافی طلب ہے - جلدی کرنیکی ضرورت نہیں جو ایمان رکھتا ہے جلدی نکریگا " لیکن یقیناً ہماری اولاد جو آیندہ پچیس برس میں خدا کی خدمت کرینگے اُسکے فضل سے زندہ رہنے کی اُمیدواری اطمینان سے اس کام کو پیش نظر رکھے کہ وے اسطرح اجتماعانہ پر قابض ہوں کہ جب مشن کی پچاس سالہ عید آویگی خدا کے فضل سے یہاں ایک مسیحی مشن اور اُسکی ہر ایک ریاست میں ایک سرسبز دیسی کلیسیا ہوگی فقط

مترجم حسن علی سفیر الور مشن

روس و انگلستان

روس و انگلستان کی موجودہ قرارداد کی نسبت اور تار برقیان وضاحت سے آئی ہیں جن سے اچھی طرح ثابت ہوتا ہے کہ معاملہ چکر کھا کر اسی مقام پر پھر چلا گیا ہے جہاں سے کہ پہلے اسکا نشو و نما ہوا تھا - وہاں پہلے جن وسایل سے اُسپر دونوں گورنمنٹیں بحث کرتی تھیں وہ اُس کا مصالحت آمیز نتیجہ جب پیدا نہ ہو سکا تو اب اُن وسایل میں وہ وسایل زیادہ ملحوظ رکھے گئے ہیں جن سے صلح ہونیکی اُمید ہے بجز اسقدر اصلاح وسایل کے کہ صلح کا درجہ ضابطہ کی ترتیب کے لحاظ سے بڑھگیا اور کچھ معاملہ والسی کیوقت اپنے ساتھ نہیں لےگیا ناظرین اخبار سمجھ سکتے ہیں کہ صرف ایک قرارداد مہذبانہ طریق سے سرحدی بحث کے لئے ہوئی ہے پورے طور پر صلح ابھی نہیں ہوئی اور تاوقتیکہ قرارداد کے بموجب جدید طور پر بحث کی رفتار معلوم نہ ہو قطعی دریافت نہیں ہو سکتا کہ روس نے پچھلے دعاوی میں کچھ کمی کی یا نہیں اور یہہ کہ لبرل گورنمنٹ انگلستان کی نسبت جو شور و غوغا انگلستان میں ہو رہا ہے کہ اُسنے روس کے ساتھ برعایت صلح کرنا چاہا جو اُسکی قوم کی شان و شوکت کے خلاف ہے اُس رعایت کا اثر روسیوں کے دعاوی سابقہ کی پوری پوری تکمیل کے لئے ہے یا متنازعہ فیہ مقامات سرحدے نصفا نصف درمیان روس و امیر افغانستان کے ٹھہری ہے ابھی اس حقیقت کا اظہار نہیں ہوا غالباً ہفتہ کو ایک عظیم مباحثہ پارلیمنٹ میں گورنمنٹ کی پالسی پر ہوا ہو اُس سے قرارداد کی تشریح عمدگی سے ہو جائیگی - مگر جو کچھ مسٹر گلیڈسٹون نے ابتک ظاہر کیا ہے اور جس شملہ کی تار برقی کا ترجمہ آج ہمارے اخبار میں ہے اُسکے مقاصد و مفہوم کا تعلق روس و انگلستان و امیر کابل کی پالیسیوں اور کارروائیوں سے ہے پس ہمارے ناظرین اخبار مسٹر گلیڈسٹون کی اُس دُرافشانی پر جو اُنہوں نے لارڈ رینڈالف چرچل کے جواب میں ہوس آف کامنز میں کی اور جسکے چند فقرات یہہ ہیں ۔

مسٹر گلیڈسٹون نے اُس نقار کی تائید میں جو

وزارت نے اختیار کی ہے کہا کہ وزارت کے فیصلہ پر امیر کی رائے کا اثر ہے اور کہ خود امیر عبدالرحمان خان مستعد ہیں کہ اگر روس صدق دلی سے یہہ عہد کرے۔ کہ جب جدید سرحد کی لائنیں قطعی طور پر مقرر ہو جائیں وہ ان سے آگے نہ بڑھیگا تو وہ ملک متنازعہ فیہ کا کچھ حصہ جو انکی سرحد کے دورودست حصہ پر ہے دیدینگے" اور شملہ کی تاربرقی پر اگر غور کرینگے تو یہہ نتیجہ پیدا کر سکتے ہیں۔ کہ اب روس و انگلستان سے انہیں امور پر بحث ہوگی۔ اس بنیاد پر بحث کا آغاز نہیں ہوا اُسکے انجام صلح یا جنگ کی بنسبت کیا اور کیونکر پیشین گوئی ہو سکتی ہے۔ ہمارے پاس گذشتہ واقعات تو سرحدی معاملات کے موجود ہیں حالت بدل گئی ہے اور اُسیوجہ سے اُن واقعات سے کسیطرح استدلال نہیں ہو سکتا کہ جب روس کے نفعہ مطلب صلح ہوگی تو کوئی عہدنامہ کریگا کہ آیندہ بڑھے یا نہیں اور اگر عہد کریگا تو اسپر عامل ہوگا یا نہیں اور پھر یہہ مسئلہ بھی غور طلب ہے ابھی دریافت نہیں ہوا کہ روس کو کون سے مقامات دیئے جاوینگے پھر امیر انکو تسلیم کرینگے یا نہیں یہہ راز بھی اچھی طرح طشت ازبام نہیں ہوا کہ امیر کابل اور حضور ویسرائے سے راولپنڈی کے کانفرنس میں خرس روس کے مُنہہ میں ریگستانی دشت سے کسقدر خاک جھونکی جائیگی۔ غرضکہ یہہ بحث فیہ امور حی القایم ہیں اور تا تصفیہ صلح اور جنگ کی میزان کے پلوں کے زیروزبر ہونیکا اندیشہ ساتھ ہی ساتھ لگا ہوا ہے +

مشہور قرارداد سے پہلے تقریباً کُل ملک انگلستان کی جسمیں وزیر بھی شامل ہیں یہہ رائے تھی کہ روس کو ایک چپہ بھر بھی زمین سرحد افغانستان پر نہ دینا چاہئے یا یہہ زور و شور تھا یا مسٹر گلیڈاسٹون نے یکایک سب کو حیرت میں مبتلا کر دیا۔ کنسرویٹو فرقہ اور اخبارات انگلستان نے جب قرارداد ہی پر اسقدر شور و غل کر رکھا ہے تو آیندہ انکے اعتراضات کا اثر نہیں معلوم کیا ہو

مگر مسٹر گلیڈاسٹون کا یہہ خیال نہایت صحیح ہے کہ جب امیر ہی روسیوں کے مُنہہ میں نرلقمہ دینے پر آمادہ ہیں تو لبرل گورنمنٹ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کیونکر ہو سکتی ہے۔ ولایت کی گرماگرمی سے کچھ عجب نہیں کہ انگلستان وغیرہ کی بعض سوسائٹیوں میں یہہ خیال ہو گیا ہو کہ کہیں لبرل وزارت پر کنسرویٹو غالب نہ آجائیں لیکن ہمارے نزدیک انگلستان میں ایسی اندھیاں چلا ہی کرتی ہیں یہہ تشویش اور جوش چندروزہ ہے مسٹر گلیڈاسٹون کی وزارت کو جنبش ہونا محال ہے +

ایک اور معاملہ ۱۷ مارچ کی قرارداد کا توڑنا ہے روسیوں کی کہتے ہیں کہ افغان نے اسکو شکست کیا۔ انگلستان کی رائے میں روسیوں نے اُسکے خلاف پیشقدمی کی۔ خیر یہہ تو شاہ ڈنمارک کی ثالثی کے سایہ میں فیصل ہوگا شاہ ڈنمارک کی نسبت پہلے جب تاربرقی آئی تھی تو یہہ سمجھا گیا تھا کہ یوروپ کے پولیٹکل عظیم الشان جلسوں میں مثلاً ٹرکی کے تقسیمی کانگرس و کانفرنس میں انکا کبھی ذکر نہیں آیا علےٰ ہٰذالقیاس پیرس میں جو عہدنامہ ایران و انگلستان کے درمیان ہرات کی بابت ہوا تھا اُسمیں بھی انکی شرکت نہ تھی یہہ ایسے پیچیدہ معاملات سرحدی کا تصفیہ کیا کرینگے مگر جب یہہ ٹیلیگرام آیا کہ اُن کے سپرد ایک جزو کیا گیا اور پیچیدہ امور کا تصفیہ لنڈن و سینٹ پیٹرزبرگ کی گورنمنٹیں کرینگی تو یہہ حیرت و تعجب جاتا رہا۔ پھر یہہ حیرت گئی تو یہہ ہوئی کہ انکی خصوصیت کیا تھی جو دونوں سلاطین نے معاملہ کا ایک ٹکڑہ اِن کی ثالثی کے سپرد کیا بعد تلاش و جستجو اخبار اسٹیٹسمین سے معلوم ہوا کہ فوجی اور ملکی اقتدار میں تو بسی شہرت انکی نہیں ہے جیسا کہ اور سلاطین یوروپ کی ہے مگر خاندانی عزت و وقار اُنکو حاصل ہے خصوصاً انگلستان و روس سے ان کی قرابت ہے۔ شہزادہ ویلز کی بیگم صاحبہ اور شہنشاہ روس کی بیگم صاحبہ دونوں حقیقی بہنیں ہیں اور

شاہ ڈنمارک شہنشاہ روس و شہزادہ ویلز کے خاندان لایعنے خسر ہیں اِن کی تیسری بیٹی شہزادی تھیرڈ ویک آف کمبرلنڈ کی بیگم ہیں نقشہ میں ڈنمارک پروشیا کے شمالی جانب واقع ہے اسکے مشرق میں بحیرہ بالٹک اور مغرب میں بحیرہ شمالی ہے۔ اسکے یہہ شاہ ہیں اور چند جزائر اور اُنکے پاس ہیں۔ یہہ ایک معصوم صفت عیسائی بادشاہ ہیں اور کہتے ہیں کہ ملک ان کے پاس بھی وسیع تھا مگر اکثر حصہ بطور جہیز کے لڑکیوں کی شادی میں دیدیا۔ اور اب جسقدر ہے اپنے پسر کے واسطے رکھ لیا ہے اُسی پر قانع ہیں انسے سوائے رشتہ داری کے اور انگلستان و روس سے کوئی سرحدی تعلق نہیں ہے پس روس و انگلستان نے جو بنج ل خدا اور خدا ل بنج کے مقولہ پر عمل کر کے انکو ثالث کیا تو یہہ منصفانہ محاکمہ کرینگے۔ اِن کی شہرت تمام دنیا میں ہوگی اور ان کے فیصلہ پر یقیناً روس و انگلستان دونوں عمل کرینگے +

کمیشن بھی غالباً واپس بُلا لیگئی۔ شملہ پر لوگوں کی رائے ہے کہ ناکامی کمیشن کو ہوئی اور قیاس کیا جاتا ہے کہ شاید سرپیٹر لمسڈن لنڈن جائیں اور کرنیل رجوے ابھی ہندوستان نہ آئیں۔ مسٹر گلیڈاسٹون کے بیان سے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ بدرقہ کا بدرقہ ہی واپس ہوگا۔ مگر شملہ کی تاربرقی سے پایا جاتا ہے کہ کرنیل رجوے شاید رہ جائیں کیونکہ اگر آیندہ فیصلہ ہو گیا تو تقسیم کے وقت انکی نگرانی ضرور ہے۔ دیکھئے آیندہ کیا خبریں آتی ہیں +

ازکوہ نور اخبار

گویم مشکل وگر نگویم مشکل

معاملات سرحدی

حق یہہ ہے کہ افغانستان کی نسبت انگلستان کی حکمت عملی جو روس کے مقابلہ میں برتی جاتی ہے ایسی دورخی ہے کہ وثوق



کے ساتھ کوئی صاحب جرأت نہ کرینگے کہ اسکا نتیجہ بتلا سکیں۔ بظاہر اسکی پیروی اس خیال سے ہو رہی ہے کہ افغانستان ہمارا رہے اور افاغنہ کی حمایت سے۔ ہند کی طرف بڑھنے والے روسی ٹانگیں قلم کیجائیں۔ یہی غرض تھی کہ راولپنڈی میں دربار منعقد کیا گیا۔ وسط ایشیا میں کمیشن بھیجی گئی۔ امیر کو وظیفہ دیا گیا اور انکی خاطر و مدارات میں خزانہ کے علاوہ انگلستان کے زردار اور سردار دوستوں کو تکلیف کے ساتھ خراب کیا گیا۔ اگر ہم وہ کل کیفیت ہدیہ ناظرین کریں جو دربار پنڈی کے حاضر باش دیسی روسا و والیان ریاست کی حالت کی نسبت ہنسے خاص ذریعوں سے سنی اور معزز اخباروں میں پڑھی تو سوائے افسوس کے کچھ حاصل نہو گا۔ دیسی ریاستوں کی فوجیں جو دربار میں بلائی گئیں اور جو جو راجگان وہاں مدعو ہوئے انکی طاقت اور حالت پر نہ فقط امیر کابل بلکہ اسکے خدمتگار ہمراہیوں نے وہ حقارت اور ہنسی ظاہر کی جو واقعی شرمناک تھی۔ راجاؤں کی صورت امیر صاحب کو ایسی معلوم ہوئی کہ جس سے عظمت دور تھی۔ اور انکو اس عیاشی اور آرام طلبی پر محصول کرنے میں کسی کو عذر نہو گا جسکی طرف خصوصاً نوجوان والیان کا رجحان افسوس کہ پایا جاتا ہے۔ چہرے کی خوبصورتی اور جلال قایم رکھنے کے لئے یقیناً ایسی پرہیزگاری درکار ہوتی ہے جو آجکل کے عیاش زمانہ میں بیشک عنقا ہوتی جاتی ہے۔ لیکن دیسی ریاستوں کی فوجوں کی نسبت تو امیر کے خدمتگاروں نے بھی صاف کہدیا کہ "اگر یہہ لوگ گذشتہ جنگ میں افغانستان بھیجے جاتے تو انمیں سے ایک بھی زندہ نہ آتا"!۔ خیر۔ یہہ تمام تکلیف اور سردردی فقط اسواسطے اٹھائی گئی تھی کہ امیر ہمپر اعتبار کرے جس سے ہم اس قابل ہو جائیں کہ اسکے ملک اور اپنی سلطنت کی حفاظت

کے لئے اپنی فوجوں کو افغانستان بھیج سکیں۔ حالانکہ امیر صاحب کو یہی بات ناگوار ہوئی۔ ہماری غرض صرف یہہ تھی روس سے پہلے افغانستان کے ان سرحدی مقامات کو محفوظ کر لیں جنپر وہ بے پاؤں اور لمبے ڈگوں بڑھتے آتا ہے۔ لیکن پنڈی کے دربار کا برا ہو جسنے ہمکو صاف صاف بتلا دیا کہ اگر ہم افغانستان میں جائینگے تو نہ فقط وہاں کی رعایا ہماری دشمن ہوگی بلکہ خود امیر ہمارے خلاف ہو جائینگے! +

ہمیں یہہ قبول کرنے کی جرأت نہیں پڑتی کہ پنڈی کے دربار سے کچھ بھی فایدہ حاصل ہوا ہے۔ بیشک ہم امیر کو اپنا دوست کہتے ہیں لیکن وہ ایسے دوست ہیں جنکی حفاظت کا ذمہ تو ہمنے لیلیا۔ لیکن وہی ہمیں روکتے ہیں کہ انکے ملک میں قدم داخل نہ کریں۔ وہ جانتے ہیں کہ افغانستان کے بعض مقامات ایسے ہیں جنپر روسی قبضہ ہم مطلق گوارا نہیں کر سکتے۔ اور یہی نازک مقامات امیر کہتے ہیں کہ انکے افغان محفوظ رکھینگے جنکی نسبت یہہ مسلم ہے کہ وہ روس سے ٹکر لڑنے کی ہرگز تاب نہیں لا سکتے۔ ہمکو کہا گیا ہے کہ دور سے کھڑے تماشہ دیکھتے رہیں۔ تاوقتیکہ روسی فوجیں ان افغانوں کو توڑ مروڑ کر ٹھکانے لگائیں۔ ان مقامات پر قبضہ جمائیں اور ہم خالی ہاتھ ملتے یہہ ہانک لگائیں کہ اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ افغانونکا مارنا روس کے لئے کچھ مشکل نہ ہوگا۔ ہم خود جا کر دیکھ آئے ہیں کہ ہماری فوجکا مقابلہ وہ نہیں کر سکے۔ نہ ہماری مٹھی بھر فوجکے رستے کو روک سکتے ہیں۔ گو ہمارے واپس چلے آنے سے وہاں ضرور یہہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ ہم انپر قبضہ نہیں رکھ سکتے۔ لیکن جب روسی افغانوں کو شکست دیکر پامال کرینگے تو وہ ہماری طرح پیچھے نہیں ہٹینگے بلکہ اپنی فتوحات کو مستقل اور افغانونکو ایسی سزا سے درست کرینگے جو بوجہ رحمدلی اور انسانی حمیت کے ہمنے مناسب سمجھی تھی۔ پس انکی طاقت ضرور افغانوں

کے دلپر بارعب اثر ڈالیگی اور ہماری طاقت انکے مقابلہ میں ضرور تدھم خیال کیجائے گی۔ ایسی حالت میں جبکہ جرار روسی فوجیں اکیلے افغانوں کو جنگ میں برباد کر دینگی جس سے انکے حوصلے پست ہونگے۔ دل شکست ہونگے اور نازک اور با موقع علاقے چھن جائینگے۔ ہماری دست اندازی اور حمایت بالکل نکمی ہوگی اور افغان ہمکو کوئی ایسی مدد نہیں دے سکینگے جیسی کہ وہ اب دے سکتے کیسے افسوس کی بات ہے کہ امیر اسبات کو نہیں سمجھتے اور یہی کہے جاتے ہیں کہ آپ نہ آئیے۔ ہمارے کام میں بڑے حارج غرضکہ خود امیر ہیں جنکو ہم اپنا دوست خیال کرتے ہیں۔ اور بیشتر اس سے کہ ہم روس سے دوچار ہوں ہم مجبور ہیں کہ امیر سے پہلے سمجھ لیں۔ یاد رہے کہ ہم جو امیر کو اقرار دے چکے ہیں کہ ہم انکی حفاظت کرینگے یہہ اسلئے نہیں ہے کہ ہم افغانوں کو پسند کرتے ہیں۔ نہ اسلئے کہ افغان ہمکو چاہتے ہیں۔ بلکہ اسلئے کہ ہم اسکو ضروری سمجھتے ہیں کہ خود اپنے واسطے روسیوں کو انپر قابض ہونے دیں۔ جو جنگ افغان روسیوں سے کرینگے انکی درست خبر تک ہمکو نہیں مل سکیگی۔ کیونکہ وہاں نہ تو ہمارا کوئی افسر ہوگا۔ نہ نامہ نگار نہ معتبر۔ نہ جنرل۔ ہمکو فقط وہی معلوم ہوسکیگا جو زار روس یا امیر کابل مناسب سمجھینگے کہ باہر آنکلے۔ چاہئے امیر عقل سے لڑیں یا بیعقلی سے ہم مجبور رہونگے کہ انکی مدد کو جاویں جبکہ وہ ہمسے مدد طلب کریں۔ چاہے وہ عقل سے صلحنامہ کریں یا بیعقلی سے ہم مجبور ہونگے کہ اسکو تسلیم کریں۔ فرض کرو جسطرح وہ پنجدہ روس کو دینے پر تیار ہوگئے اسی طرح ہرات بھی انہیں کو دیدیں۔ ہم انکو نہیں روک سکینگے نہ ہم اپنی فوجیں اپنے مخالف افغانوں کے ملک میں لیجا سکینگے کہ روسیوں کو وہاں سے باہر کریں۔ اگر ہم خود امیر کو اسلئے دھمکائیں یا ڈرائیں کہ اس نے روس سے

کسواسطے ایسا نامعقول عہد کیا تو گویا ہم انکو روس کے آغوش میں جانے کی ترغیب دینگے۔ اگر امیر اسوقت سکو دست انداز ہونے سے روکتے ہیں تو کیا ثبوت ہی کہ جسوقت وہ روسی آہن کا مزہ چکھیگا اُسوقت ہماری فوج کو آنے دیگا۔ ممکن ہی کہ ایک ہی مکمل شکست اُسکو حکومت سے ڈو لا دیوے جسکی رعایا اُس سے آگے ہی بیزار ہی۔ اور اسوقت روس ہماری طرح ایک امیر کو مقرر کر کے تخت کابل پر متمکن کرے۔ اُسکی رعایا جو ہم سے نفرت کرتی ہی بیشک اکیلی لڑکر مرجانا قبول کرے گی بجائے اسکے کہ ہماری مدد سے وہ فتح کی اُمید کرے۔ ہمارا خیال یہہ ہی کہ روسی زبردستی افغانوں کو مجبور کرے گی کہ ہمارے دشمن کو قبول کر کے اُسکی دوستی کو ترجیح دیں نیز اس سے خود ہی ایسی شرایط کر لیویں جنکو وہ اپنی بہبودی کے لئے ضروری سمجھیں اور ہماری مخالفت کو پختہ کریں اور اُن کے ذریعہ سے گذشتہ جنگوں کا انتقام ہم سے لیویں ✦ اخبار عام

لودیانہ

موسم برسات کی مانند ہی تین چار مرتبہ زور سے بارشیں ہوئیں اور بجلی کی چمک اور کڑک نے ساون مہینے کا دھوکہ دیا۔ اُن بارشوں نے فصل دروشدہ کو بڑا بھاری نقصان پہنچایا ہی جو غلہ اور بھوسہ زمینداروں کا باہر پڑا تھا وہ سب خراب ہوگیا ہی۔ تا حال بادل جم رہے ہیں۔ اور برسات کی کیفیت دکھلا رہے ہیں۔ علاوہ نقصان زراعت کے شہر میں بخار کا چرچا بھی ہی غرضکہ بہہ بارش ہر طرح سے مضر ہوئی ✦

جو سامان جنگ سرحد افغانستان کے لئے معرفت تحصیلدار صاحب خریدا جاتا تھا وہ بند ہوگیا ہی اور شہر میں آجکل صلح کی خبروں کا عام چرچا ہی۔ یہانکے بعض بعض داناؤں کا خیال ہی کہ انگریزوں نے جو روسیوں سے صلح کر لی ہی وہ اچھا نہیں ہوا ہی کیونکہ سرکار نے جنگ کیواسطے بڑا بھاری سامان مہیا کر لیا تھا اور کروڑوں روپیہ صرف ہوچکا تھا اور روس سرحد افغانستان پر آچکا تھا اب اُسکی پیشقدمی کے انکار سے اُسکے قول کو سچ جانکر اور یقین کر کے صلح کر لی ہی۔ اب اُسکو ضرور زور کے ساتھ ہٹایا جاتا اور انگریزی شان و شوکت اور رعب و داب دکھلایا جاتا تاکہ پھر وہ اسطرف کا کبھی رخ بھی نکرتا۔ اور اب؟

رسید زر

جناب بابو سرنجداس صاحب اوورسیر نورنگ آباد۔ ۸ر
جناب بابو طوطا رام صاحب از حسن آباد۔ ۹ر
جناب پادری سی جارڈن صاحب از کلکتہ۔ للعہ
جناب مرزا مغل بیگ صاحب از بھنڈارہ۔ عہ ۴ر
جناب پادری پول صاحب از سیالکوٹ۔ عہ ۴ر
جناب منشی ... علی صاحب از سیالکوٹ۔ عہ ۴ر
جناب بابو چوغط صاحب از سیالکوٹ۔ عہ ۴ر
جناب ڈاکٹر کالو رام صاحب از شفاخانہ اجمیر۔ عہ ۴ر
جناب منشی ظہور الدین صاحب نعلبند از خنڈیالہ۔ ۹ر
جناب صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب از لاہور۔ عہ ۴ر
جناب منشی نفضل اللہ صاحب کینی گٹ۔ عہ ۴ر
جناب منشی محمد عنایت اللہ خانصاحب۔ للعہ
جناب بابو گلزار شاہ صاحب از مادھوپور۔ ۵ر
جناب مسٹر سی-ای رو صاحب جج از شملہ۔ ۱۲ر
جناب منشی امین الدین صاحب از احمد آباد۔ عہ ۲ر
جناب منشی فتح محمد صاحب از فیروزپور۔ عہ
جناب سردار شیر سنگھ صاحب۔ عہ
جناب منشی نظام الدین صاحب از انبالہ۔ ۶ر
جناب سید مصطفٰے حسن صاحب از امروہہ۔ عہ ۴ر
جناب منشی پیارے لال صاحب اوورسیر از چکروتہ۔ عہ ۴ر
جناب کنور اتم سنگھ صاحب از ٹہری گڑھوال۔ عہ ۲ر
جناب شیخ رحیم بخش صاحب گھڑی ساز از دہرہ دون۔ عہ ۴ر
جناب بابو رام چند صاحب کلارک از ڈیرہ اسمعیلخان۔ عہ ۴ر
جناب چھپا حکیم صاحب از جیپور۔ للعہ
جناب بابو شیر سنگھ صاحب از میرٹھ۔ عہ ۴ر
جناب پادری ای ایڈ ورڈ صاحب از ریواڑی۔ عہ ۴ر
جناب منشی محمد حسن صاحب از دیولی۔ عہ ۴ر
جناب سردار محمد صاحب نمبردار۔ عہ
جناب سردار خوشحال سنگھ صاحب نمبردار امرتسر۔ عہ ۴ر
جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ۔ عہ ۴ر
جناب پادری اے سالمن صاحب از فتح گنج۔ عہ
جناب شہزادہ عبدالرزاق صاحب از لودیانہ۔ ۴ر
جناب ٹھاکر سری سادول سنگھ صاحب از میواڑ۔ عہ ۴ر

اعلان

خاص و عام کو واضح ہو کہ دوکان بانکے رائے و چند لعل شاہوان لودیانہ معروف بدوکان لالہ لالو مل ساہوکار پر مدت سے پنڈت منالال گماشتہ و کارکن تھا چونکہ تخمیناً دو ماہ سے پنڈت منالال گماشتہ مذکور رفرار ہوگیا اور دوکان مقفل تھی جو بامداد عدالت کھلوائی گئی تھی اسلئے بہہ اشتہار واسطے آگاہی ہر خاص و عام کے مشتہر کیا جاتا ہی کہ پنڈت منالال گماشتہ دوکان مذکور کا اب نہیں رہا جب سے وہ فرار ہوگیا کوئی داد و ستد اُسکا دوکان کی طرف سے جو کچھ اُس نے کیا ہو وہ کالعدم و باطل قرار پاویگا جس کسی شخص کو دوکان مذکور سے کچھ تعلق داد و ستد کا ہو وہ کوئی شی گماشتہ مذکور کو نہ دیوے اور نہ کوئی معاہدہ دوکان کی طرف سے ہمراہ پنڈت منالال مذکور کے کرے اگر کوئی اشتہار ہذا سے برخلاف عمل کرے گا وہ خود ذمہ دار ہوگا دوکان اُسکی ذمہ دار نہ ہوگی ✦

المشتہر
باشندہ و کشوری لعل وغیرہ مالکان دوکان بانکے رائے و چند لعل ساہوان لودیانہ۔

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی-بی-نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا

